

اردو زبان میں فقہی لٹریچر انغاز و ارتقار

ضیاء الدین ملک فلاحی

فقہ، اسلامی علوم کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور ہی سے اس کی اہمیت و ضرورت مسلم رہی ہے۔ اسی وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے مسلمانوں نے تقریباً ہر زبان میں فقہ کا ایک قابل لحاظ سرمایہ فراہم کیا ہے۔ عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں اس علم کی طرف میلان کی بنیادی وجہ اس کی افادیت اور سلاطین و قوت سے قربت کے حصول کی خواہش تھی۔ اس علم میں مہارت کی وجہ سے انھیں قاضی، مفتی، عالم اور فاضل جیسے معزز القاب سے نوازا جاتا تھا۔ تدریس و تصنیف کے ذریعہ علماء ہند نے اس علم کو فروغ بخشا، صوفیاء کرام نے اپنی خانقاہوں میں اس فن کی تعلیم دی۔ شاہان وقت نے اس علم کی سرپرستی فرمائی۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکمرانی کا آغاز جب سے ہوتا ہے اسی وقت سے مدارس اور اسلامی اداروں کا فروغ شروع ہوتا ہے۔ علم فقہ ان اداروں کے نصاب کا ایک اہم جزو ہوتا تھا بلکہ اس زمانے کا بہت ہی محبوب و مقبول فن تھا۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ سلاطین بسا اوقات فقہاء کی صحبت کو پسند کرتے اور پیش آمدہ مسائل میں شریعت کا نقطہ نظر معلوم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس مقصد کے لیے کبھی کبھی علماء کی خاص نشستیں ہوا کرتی تھیں جن میں مختلف مسائل پر تبادلہ خیال ہوتا۔ اس طرح کی محفلوں کو محضر کہا جاتا تھا۔ عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں علماء کے علاوہ صوفیاء کرام بھی اس علم کی بقا، ترقی اور فروغ میں کافی دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ شیخ فقیر الدین چراغ دہلی کو جو شیخ نظام الدین اولیاء کے مرید و خلیفہ تھے، فقہ میں ان کی مہارت اور قابلیت کی بنیاد پر ابو حنیفہ ثانی کہا جاتا تھا۔ اسی طرح شیخ فخر الدین رازی اور قاضی محمد الدین کاشانی (مریدان نظام الدین اولیاء) اور حصام الدین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ فقہ اسلامی میں بہت

عہدہ صلاحیتوں کے حامل تھے۔ علماء و صوفیاء کی تدریسی خدمات کے علاوہ تصنیف و تالیف کا شعبہ ان کی اس میدان میں گہری وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔ فقہی تصانیف کی ابتداء یوں تو بہت پہلے ہو چکی تھی مگر اس میں باضابطگی غزنوی عہد (۹۹۸-۱۱۸۶ء) میں آتی ہے اس دور کی مشہور تصنیف مجموع سلطانی ہے۔ اس عہد میں علماء کرام نے اہم کتب پر شروع و حواشی تیار کیں اور طبع زاد کام بھی کیے۔ اس طرح کی بیشتر کتابیں عربی یا فارسی میں مرتب کی گئیں۔ جن بنیادی کتب پر شروع و حواشی تصنیف کی گئی ان میں مشہور ترین ہدایہ، قدوری، وقایہ، اصول بردوی، مسلم الثبوت اور المنار ہیں۔ ہدایہ اور قدوری کی پندرہ سے زائد شرحیں لکھی گئیں۔

فقہی سرمایہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس عہد میں فتاویٰ کے مجموعے بھی تیار کیے گئے اس طرح کے بیشتر کام سلاطین یا امراء کی ایما پر ان کی سرپرستی میں کیے جاتے تھے اور ان ہی کی طرف منسوب ہوتے تھے مثلاً فتاویٰ فیروز شاہی، فتاویٰ تاتار خان، فتاویٰ ابراہیم شاہی اور فتاویٰ عالمگیری علیہ وغیرہ وقت کے حکمرانوں کی فقہ سے دلچسپی کو ظاہر کرتے ہیں۔ دوسری طرف اس عہد میں صوفیاء کرام نے بھی فقہ سے متعلق متعدد رسائل و مکاتیب تیار کیے۔ مثلاً شیخ یوسف گدانی اور شیخ نصیر الدین (طمانہ شیخ نظام الدین) نے فقہ النسخ اور طرہ الفقہا لکھیں۔ شیخ فضل اللہ جو جاجو کے نام سے مشہور ہیں، انھوں نے فتاویٰ صوفیاء، تصنیف کی علیہ مغلیہ سلطنت میں جن علوم پر وقیع کام ہوا ان میں فقہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس عہد میں فارسی اور عربی میں بھی کتابیں لکھی گئیں۔ اس عہد کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری ہے جسے عالمگیر نے علماء کے ایک بورڈ کے ذریعہ تیار کرایا۔ آج بھی یہ کتاب حوالہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس عہد میں جو تصنیفی کام ہوا اس کی فہرست کافی طویل ہے چند نمائندہ کتب حسب ذیل ہیں، فتاویٰ اکبر شاہی، عتیق اللہ بن اسماعیل بن شیخ قاسم نے اکبر کے عہد میں تصنیف کی، ملہم الغیب عہد جہانگیری میں محمد شریف کنوہ نے تصنیف کی، اسی طرح عہد شاہجہاں میں عبدالسلام دیوبی نے الشراحت المعالیہ شرح المنار تصنیف کی، اور شاہ ولی اللہ نے اجتہاد و تقلید پر اسی عہد میں ایک تصنیف چھوڑی جس کا نام عقدا الجید فی احکام الاجتہاد و التعلیل ہے۔ ہندوستان میں جو بھی فقہی لٹریچر تیار ہوا وہ فقہ حنفی کی روشنی میں تیار کیا گیا کیونکہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت حنفی مسلک سے وابستہ ہی ہے۔ ترک اور منغل سلاطین اور علماء جوان کے ساتھ تھے اور جو بعد میں مرکزی ایشیا کے مختلف علاقوں سے ہندوستان آئے وہ

حنفی مسلک کے پیروکار تھے چنانچہ اسی مسلک کو دہلی کے سلاطین نے سرکاری طور پر تسلیم کیا اور اس کی اشاعت میں حصہ لیا۔

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد انیسویں صدی کے نصف آخر سے ہندوستانی مسلمان سلطنت برطانیہ کے تحت زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوئے اس عہد میں فارسی زبان کے اثرات آہستہ آہستہ کم ہوتے گئے اور یہ زبان حکومت کی سرپرستی سے محروم ہو گئی۔ اسی زمانہ میں اردو زبان نے عمومی زبان کی حیثیت اختیار کر لی چنانچہ مختلف علوم و فنون کی ترویج و اشاعت میں اردو زبان کا عمل دخل بڑھتا چلا گیا اور مسلمانوں کے تمام طبقے اس زبان سے مانوس ہو گئے اردو کے ابتدائی ترقی کے زمانہ میں عربی اور فارسی کتب سے ترجمہ پر زیادہ توجہ دی گئی لیکن اس کے باوجود اردو زبان میں لکھی جانے والی بنیادی کتب میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ ہندوستان میں اردو ادب کی ترقی میں جہاں شعراء و ادبا کا حصہ ہے۔ وہیں علماء کرام کی ان کاوشوں کو فروغ دینا نہیں کیا جاسکتا۔ جو انھوں نے علم فقہ کے سلسلہ میں انجام دی ہیں نظم و نثر میں اسلام کے بنیادی ارکان کی تشریح و تعمیر، آسان و سہل زبان میں ان کی تشریح و تبیین ہندوستان کی نئی مسلم نسل کے لیے وقت کی ضرورت تھا، ہندوستانی علماء نے اس ضرورت کی تکمیل کر کے نہ صرف یہ کہ شریعت اسلام کی خدمت کی بلکہ اردو زبان و ادب کو فقہی لٹریچر سے مالا مال کر دیا۔ علماء ہند کی فقہی خدمات کا جائزہ اس حیثیت سے نہیں لیا گیا جس سے اندازہ ہو سکے کہ فقہی کتب میں کن مباحث سے تعرض کیا گیا ہے اسی طرح اردو میں فقہی لٹریچر سے متعلق کوئی ایسا مطالعہ ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے جس سے مصنفین و مؤلفین اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سن طباعت اور صفحات کی تعیین ہو سکے۔ اب تک اردو زبان میں فقہی لٹریچر بروجو کام ہوا ہے ان میں سے بیشتر فقہی شخصیات کے حوالے سے لکھی گئی ہیں۔ ایسی تمام کوششوں سے فقہی کتب کے بارے میں بہت کم معلومات فراہم ہو پاتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ فقہ کی اردو کتب کا مجموعاتی جائزہ لیا جائے۔

ذیل کی تفصیلات سے ۱۸۵۷ء سے ۱۹۹۶ء تک کے مطبوعہ اردو فقہی لٹریچر کی کیت و کیفیت کا کچھ اندازہ ہو سکے گا۔

اول: دوسری زبانوں سے فقہ لٹریچر کا اردو ترجمہ

۳۳ کتب برائے عمومی فقہ۔ ۱۶ کتب برائے عبادات۔ ۲۰ کتب برائے سماجی، معاشی

عالمی اور بین الاقوامی معاملات۔ ۲۵ کتب برائے اصول فقہ اور سوانحی کتب۔ اس مجموعہ میں ۷۹ کتب عربی سے، ۹ کتب فارسی سے، ۵ کتب انگریزی سے ترجمہ ہیں اور ایک گجراتی سے ترجمہ ہوئی ہے۔

دوم: وہ کتب جو خالص اردو زبان میں لکھی گئیں۔

۱۱ کتب برائے تاریخ فقہ، سوانح فقہاء اور اصول فقہ، ۱۵۱ کتب برائے عمومی مسائل فقہ۔ ۱۲ کتب برائے عبادات، ۷ کتب طہارت کے موضوع پر۔ ۸۸ کتابیں مسائل صلوة سے متعلق، ۶ کتابیں متعلقات مسجد کے بارے میں ۱۱ کتب برائے روزہ اور رویت ہلال، ۲۱ کتب برائے زکوٰۃ و صدقات، ۳۸ کتب برائے حج و عمرہ، ۱۰۶ کتب برائے عائلی و خاندانی مسائل، ۳۵ کتابیں برائے معاشی امور (سود، رشوت، اوقاف، جائیداد، پگڑی سسٹم وغیرہ) ۴ کتب برائے عقوبات (حدود و قصاص، تفسیر) ۸ کتب برائے بین الاقوامی معاملات، کتب برائے نظام قضا۔ ۳۲ کتب برائے مندوبات و مکروہات۔

اردو زبان میں فقہی لٹریچر کی طباعت کا کام اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخری چوتھائی سے شروع ہوتا ہے اگرچہ کہ کئی اردو میں فقہی سرمایہ کا پتہ سترہویں صدی عیسوی کے آخری چوتھائی سے لگتا ہے جو محفوظات کی شکل میں مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اس دور میں بیشتر کتب فقہ منظوم ہیں۔ یہ منظوم فقہی کتابیں آسان زبان میں عموماً عبادات کے تمام گوشوں سے بحث کرتی ہیں۔

عبدواہد امین کی فقہ ہندوی ۱۶۶۳ء میں اوزنگ زیب کے عہد میں تیار کی گئی۔ شاہ ملک نے ۱۶۶۶ء میں احکام الصلوٰۃ نامی کتاب تصنیف کی جو تثنوی میں ہے۔ شاہ ملک علی عادل شاہ حکمران بجاپور (۱۶۶۷-۱۶۵۶) کا مجموعہ ہے۔ فقہ کا دوسرا قدیم منظوم رسالہ دکنی اردو میں یقین نامی شخص کے ذریعہ ۱۷۶۸ء میں فقہ امین کے نام سے تصنیف کیا گیا۔ قدر عالم بن بدر عالم نے ۱۷۸۴ء میں محفوظ خانی نامی کتاب تصنیف کی مذکورہ کتاب ارکان راہ سے متعلق ہے۔ پندرہ ابواب پر مشتمل ہے اسی طرح مجموعہ رسائل فقہ، جو فقہی رسائل پر مشتمل ہے اسے مختلف مصنفین نے فقہ کے مختلف موضوعات پر مرتب کیا یہ کتاب ۱۸۰۹ء میں تیار کی گئی۔

اردو زبان میں طباعت کا آغاز کتب سے ہوا یقین کے ساتھ کہنا مشکل ہے۔ البتہ اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر سے مطبوعہ کتابوں کا سراغ ملتا ہے۔ مثلاً کرامت علی کی افتتاح الجنتہ ۱۷۹۰ء میں شائع ہوئی۔ عمر الدین کی الاجازۃ فی الذکر مع الجنائزہ ۱۸۰۰ء میں شائع ہوئی۔ اسماعیل خاں کی تحفہ رمضان ۱۸۱۱ء اور سلامت اللہ کی رفع الحجاب ۱۸۱۵ء میں شائع ہوئی۔ علاء الدین حصکفی کی شہور عربی کتاب غایۃ الاوطار کا ترجمہ پہلی دفعہ خرم علی بلہوری نے ۱۸۷۱ء میں شائع کرایا۔

اردو فقہی لٹریچر کا اہم باب وہ تراجم ہیں جو درسی کتب کے شروع، حواشی اور ترجموں پر مشتمل ہیں۔ یہ مدرسوں میں طلباء کو پڑھائی جاتی ہیں یا قانونی مسائل کے حل کے لیے علماء کے کام آتی ہیں۔ ان میں ذیل کی کتب شامل ہیں۔ ہدایہ، القدوری، شرح وقایہ، الدر المختار، النہار اور مسلم الشہوت وغیرہ۔

اردو لٹریچر میں کتب فتاویٰ کے ترجموں سے بھی ایک گونہ اضافہ ہوا ہے ان میں مشہور ترین فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ عزیزی اور فتاویٰ رحیمیہ ہیں جن کی تمام جلدیں ترجمہ ہو کر مختلف مطالع سے شائع ہو چکی ہیں فتاویٰ کے ان مجموعوں سے علماء کرام، مفتیان، عظام ارباب قضا کے علاوہ عام مسلمان بھی استفادہ کرتے ہیں۔ اسی عہد میں جبکہ عربی اور فارسی کتب فقہ کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہو رہا تھا بعض اہم کتب کا ترجمہ انگریزی زبان میں بھی ہوا ان کتب کو برطانوی عہد حکومت کی عدالتوں میں حوالوں کے لیے استعمال کیا جانا تھا خصوصیت کے ساتھ مسلم پرسنل لا کے مسائل کے لیے ان کتب کی ضرورت قاضیوں اور ججوں کو پیش آتی تھی اسی طرح انگریزی زبان میں بعض کتب فقہ تصنیف کی گئیں جن کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا تاکہ افادہ و استفادہ کی راہیں آسان ہو سکیں۔ اس سلسلہ میں اہم کتب ڈی بی میکلائیڈ کی *Development of Muslim Theology, Jurisprudence and Constitutional Theory* ہے جن کا اردو ترجمہ محمد حمید اللہ نے 'اسلامی اصول قانون اور نظریہ دستوری کا ارتقاء' کے نام سے کیا ہے۔ سر ڈن شاہ فری ڈوئیگی کی *Anglo Muhammadan Law* کا اردو ترجمہ مسعود علی نے 'اصول شرع اسلام' کے نام سے شائع کرایا۔ سید علی رضا کی *Principles of Muhammadan Law* کا اردو ترجمہ 'اصول شرع محمدی' کے نام سے سید امیر علی نے کیا۔ اسی طرح فقہ اسلامی پر عبدالرحیم کے

انگریزی خطبات کا ترجمہ مسعود علی نے "اصول فقہ اسلامی" کے نام سے کیا۔ بعد کے زمانے میں خصوصیت کے ساتھ فقہ کی جن کتب کا ترجمہ مختلف زبانوں سے کیا گیا ان کا تعلق: "اصول فقہ" مصادر فقہ، فتاویٰ، اجتہادی مسائل، عصری و جدید مسائل اور سوانحی کتب سے ہے ان تمام موضوعات کا احاطہ موضوعات کے اعتبار سے تقریباً چورائے کتب میں کیا گیا جو عربی انگریزی، فارسی، گجراتی زبانوں سے ترجمہ ہوئیں۔ ابتدائی زمانہ میں خالص اردو زبان میں فقہی کتب ہیں عام طور پر عام فہم اور سادہ اسلوب بیان میں تصنیف کی گئیں یہ کتب بنیادی عقائد کی توضیح اور فرائض و واجبات کی تشریح کرتی ہیں دوسری قسم ان کتب فقہ کی ہے جن کے ذریعہ ایک مسلمان اپنی روزمرہ کی زندگی کے لیے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے، سماجی اور معاشی مسائل کے تعلق سے ان میں معلومات فراہم کی گئیں ہیں۔ ہندوستانی فقہی لٹریچر نے جن موضوعات کا اب تک احاطہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ عمومی عبادات، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سماجی و معاشی معاملات، خاندانی و عائلی مسائل، فوجداری اور بین الاقوامی معاملات، قضا، مکاتب فقہ، فقہاء کی سوانح عمریاں، جدید مسائل، وغیرہ۔ ہندوستانی علماء نے پھر لور کا کام کیا ہے اور کم و بیش پانچ سو نانوے کتب ان مختلف موضوعات پر اردو زبان میں تصنیف ہوئی ہیں۔ اس طرح یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی کا اردو میں فقہی سرمایہ اپنی جامعیت اور وسعت کے اعتبار سے کافی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ فقہی لٹریچر نہ صرف یہ کہ اردو دان طبقہ کے لیے معلومات فراہم کرتا ہے بلکہ جدید ہندوستان کے سماجی و معاشی مسائل کا دینی حل بھی پیش کرتا ہے۔ مسلم سماج کے ان جدید مسائل کے حل کے لیے مسلم فقہاء نے کثرت سے قیاس کا استعمال کیا ان کی یہ کوششیں اجتہاد کے بند دروازے کو کھولنے میں معاون ثابت ہوئیں۔ اجتہاد کا استعمال کر کے جدید فقہی مسائل کے حل کی کوششوں میں جن علماء و فضلاء اور فقہاء ہند نے فقہ و فتاویٰ کے میدان میں نمایاں حصہ لیا۔ ان میں خاص طور سے قابل ذکر یہ ہیں: مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مفتی محمد شفیع، مفتی کفایت اللہ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا محمد عبدالرشک و فاروقی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، مولانا سید احمد عروج قادری، مولانا مفتی ظفر الدین مفتاحی، مولانا تقی امینی، مولانا برہان الدین سہجلی، مولانا مجیب اللہ ندوی، مفتی فضیل الرحمن ہلان عثمانی، مولانا منت اللہ رحمانی، مولانا عامر عثمانی، مولانا سید بلال الدین عمری، مولانا مجاہد الاسلام قاسمی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔ ان علماء

نے جدید مسائل پر الگ الگ بحث کی ہے اور مختلف موضوعات پر کتب تصنیف کی ہیں، جدید مسائل کی ایک فہرست ان موضوعات کو سمجھنے میں معاون ہوگی۔ رویت ہلال، جدید آلات کے ذریعہ رویت ہلال کی خبر، بینک کا سود سرمایہ کاری، مزدور و مالک کے درمیان تعلقات ترمین و آرائش کے جدید ذرائع و طریقے، علاج کے لیے محرقات کا استعمال، لاعلاج مریضوں کا مسئلہ، پلاسٹک سرجری، خون کا عطیہ، اعضاء کا عطیہ ان کی تنصیب، پگڑی سسٹم، مینٹی ڈیجہ، لائف انشورنس وغیرہ موجودہ دور میں فقہ اور تعلقات فقہ پر بعض کتب اپنی علمی وقعت و بلندی اور ہمہ جہتی و وسعت نظری کی وجہ سے ہر مسلک فکر کے علماء اور عام مسلمانوں کے نزدیک متداول ہیں نامزدہ کتب حسب ذیل ہو سکتی ہیں: مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ہشتی زیور، مولانا عبدالکبیر کی 'علم الفقہ'، فتاویٰ تنائیہ از ثناء اللہ امرتسری، فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالصاحب فرنگی مہملی کی مجموعہ فتاویٰ، علامہ شبلی نعمانی کی سیرت النعمان، مولانا مناظر احسن گیلانی کی 'مقدمہ تدوین فقہ'، مولانا مودودی کی 'رسائل و مسائل'، ذمیوں کے حقوق، حقوق الزوجین، پُرہاؤ اور سود، مولانا سید احمد عروج قادری کی احکام و مسائل، عاصم صابری کی تاریخ جرم و سزا، مولانا محمد تقی امینی کی احکام شریعیہ میں حالات و زمانہ کی رعایت، مولانا ابوالحسن علی ندوی کی ارکان اربعہ، مولانا یوسف اصلاحی کی آسان فقہ، مولانا مجیب اللہ ندوی کی اسلامی فقہ اور اسلامی قانون اجرت، مولانا محمد عاصم کی فقہ السنہ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی قاموس الفقہ اور جدید فقہی مسائل اور ان کا حل، مولانا صدر الدین اصلاحی کی یکساں سول کوڈ اور مسلمان اور سلطان احمد اصلاحی کی مشترکہ خاندانی نظام اور اسلام وغیرہ۔

اردو فقہ لٹریچر میں ان فتاویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے جو استفتاء کی شکل میں ہندوستانی عوام و خواص کی جانب سے کئے گئے اور مختلف دارالافتاء اور مدارس سے مرتب شکل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ سوالات عام طور پر مسلم معاشرہ کو درپیش جدید مسائل کے تعلق سے بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ فتاویٰ لٹریچر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی میں کیسے کیسے مشکل نازک اور پیچیدہ مسائل پیش آسکتے ہیں۔ قوانین اسلام کی تدوین و تصنیف میں ہندوستان کے دارالافتاء نے نمایاں کردار ادا کیا ہے ان میں سے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہانپور، کے فتاویٰ شائع ہو چکے ہیں۔ اردو فقہ و فتاویٰ کی خدمت دارالعلوم دیوبند نے تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ اپنے

دور آغاز ہی سے شروع کر دی تھی۔ مفتی، قاضی، نقیب، عالم اور فاضل کی اسناد دے کر ہندوستانی عوام کی خدمت کے لیے جن فاضل علماء کو اس ادارہ نے پیدا کیا انھوں نے فقہ کی خدمات انجام دے کر اردو لٹریچر میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء کی فقہی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس ادارہ نے نہ صرف یہ کہ قانون اسلام کے ماہرین کی فراہمی میں تعاون کیا بلکہ روزمرہ کے نئے نئے مسائل کا حل بھی پیش کیا۔ اس ادارے کے فتاویٰ مختلف ناموں سے کئی کئی جلدوں میں شائع ہوتے رہے ہیں مثلاً غریزہ الفتاویٰ اور امداد المفتیین، امداد الفتاویٰ اور نظام الفتاویٰ وغیرہ۔ مفتی ظفر الدین صاحب نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند تیرہ جلدوں میں مرتب کیے ہیں۔

بعض دیگر ہندوستانی ادارے اور مدارس اگرچہ کہ وہاں باضابطہ افتاء کا نظم نہیں ہے لیکن وہاں کے اساتذہ نے ذاتی طور پر، فقہ سے دلچسپی کی بنا پر یہ خدمت انجام دی ہے۔ انھوں نے مختلف مسائل مفتو سے دئے، تقریریں تصنیف کیں، رسائل تحریر کیے، مقالات و مضامین لکھے اور سمینار و کانفرنس میں شرکت فرما کر اپنی علما راہیوں کا افہار کیا۔ اس طرح کے مدارس میں جو نام نمایاں طور پر لیے جاسکتے ہیں وہ مظاہر العلوم سہارنپور ندوۃ العلماء بکھنو، مدرسۃ الاصلاح سرانے میر، جامعہ اسلامیہ بنارس، جامعہ سلفیہ بنارس، اہلیاء العلوم مبارکپور، جامعہ دارالسلام عمر آباد، جامعۃ الرشاد انظم گڑھ، جامعۃ الفلاح اعظم گڑھ، جامعہ سبیل السلام حیدرآباد ہیں۔ مدارس کے علاوہ جن اداروں نے فقہ و فتاویٰ میں دلچسپی دکھائی ان میں امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ، مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء بکھنو، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ اپنی قدامت اور اہمیت کی وجہ سے قدرے تفصیلی تعارف کی مستحق ہے۔ اس کی بنیاد مولانا ابوالحسن محمد سجاد نے ۱۹۲۱ میں ڈالی۔^{۱۱} مختلف علماء کی سرپرستی میں اس ادارہ نے ترقی کے منازل طے کیے خصوصیت کے ساتھ مولانا منت اللہ رحمانی مرحوم و مغفور کا زمانہ اس کے عروج و ترقی کا زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد مولانا مجاہد الاسلام قاسمی دامت برکاتہم کی خصوصی عنایت و توجہ نے اس ادارے کو عالمی شہرت بخشی ہے۔ اس ادارہ میں علی طور پر ایک شرعی عدالت قائم ہے جس کے ذریعہ بہار و اڑیسہ کے مسلمانوں کے عائلی مسائل کا تصفیہ ہوتا ہے۔ قاضی شریعت فریقین کے مسائل خود سماعت کرتا ہے۔ ہقرہ تاریخوں میں سماعت ہوتی ہے اور پھر فیصلہ ہوتا ہے جو آخری اور

نافذ العمل ہوتا ہے اس طرح کے تمام مسائل کو ریکارڈ کر لیا جاتا ہے۔ ان فیصلوں کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی نہیں کی جاسکتی ہے۔ قاضی شریعت کے یہ فیصلے سہ ماہی فقہی مجلے 'بحث و نظر' میں شائع ہوتے ہیں جو ایک اعلیٰ علمی مجلہ ہے اور برسوں سے فقہ کی نمایاں خدمت انجام دے رہا ہے۔ خالص فقہ کے موضوع پر اردو زبان میں یہ واحد رسالہ ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی ہندوستان کا ایسا ادارہ ہے جس نے فقہی موضوعات پر مرکز تحقیق کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اس نے اردو زبان میں بہت ہی قیمتی فقہی سرمایہ فراہم کیا ہے۔ اس نے اب تک نو بڑے سمینار کرائے ہیں جن میں ملک و بیرون ملک کے مشہور علماء نے شرکت کی ہے۔ اس ادارہ نے علماء کے جدید مسائل پر مقالات لکھوائے اور بلاختم کرائے۔ جن اہم موضوعات پر یہ سمینار ہو چکے ہیں وہ یہ ہیں۔ پگڑی (بدل خلو) اعضا کی بیوند کاری، ضبط تولیہ، کرنسی نوٹوں کی شرعی حیثیت، اترقیاتی قرضے، بینک انٹرسٹ و سودی لین دین، بیع حقوق، مباحہ، اسلامی بینکنگ، دو ملکوں کی کرنسی کا ادھار تبادلہ، ہندوستان کے موجودہ حالات میں انٹرنس کی شرعی حیثیت، آراضی ہند کی شرعی حیثیت اور اسلام کا نظام عشر و خراج، مصرف زکوٰۃ فی سبیل اللہ، مسائل زکوٰۃ وغیرہ۔ ان سمیناروں کی کارروائی اور ان میں پیش کردہ مقالات اب تک سات جلدوں میں مجلہ فقہ اسلامی کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اسلامک فقہ اکیڈمی کی جانب سے متعدد تصنیفات اور تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں اس کی ان کوششوں کو اجتماعی اجتہاد کی طرف پیش قدمی کہا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ضیاء الدین برنی، تاریخ فیروز شاہی، مکتبہ ۱۸۶۲، ص ۵۲، ۳۵۱، ۳۸۰

۲۔ امداد صابری، دہلی کے قدیم مدارس و مدرس، دہلی ۱۹۶۴، ص ۲۱، ۲۲

۳۔ ابوالحسنات ندوی، ہندوستان کی قدیم اسلامی درس گاہیں، اعظم گڑھ ۱۹۶۱، ص ۹۳

۴۔ تاریخ فیروز شاہی، ص ۶۴

۵۔ منہاج السراج، طبقات ناصری، کابل ۱۹۶۴، ص ۱۷۵، برنی، ص ۶۴، تلقاشندی ص ۵۵

۶۔ ۹۷، ۹۸، اسامی، فتوحات السلاطین، مدارس ۱۹۶۸، ص ۲۱۹

۷۔ خلیق احمد نظامی، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات، دہلی ۱۹۵۸، ص ۵۴

- ۷۵ غیر المجالس، نصیر الدین چراغ دہلی مرتب حمید قلندر، تصحیح و ترمیم خلیق احمد نظامی، علی گڑھ ۱۹۵۹ء، ص ۳
- ۷۶ ایئر سروس، سیرالادویا، دہلی ۱۳۰۲ھ، ص ۵۶
- ۷۹ نظریۃ الاسلام، *Socio-Economic Dimention of Fiqh literature in Medieval India, Lahore, 1990, P.5*
- ۸۰ زبیر احمد، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، لاہور ۱۹۹۷ء، ص ۸۹۔ عبدالحی، الثقافتہ الاسلامیہ فی الہند، دمشق ۱۹۵۸ء، ص ۱۰۵-۱۰۷۔
- ۸۱ اسحق بھٹی، برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ، لاہور ۱۹۷۳ء۔
- ۸۲ فقیر محمد، حقائق احنفہ، نوکھنور، ۱۸۷۹ء، ص ۲۹۴
- ۸۳ حوالہ سابق، اور خلیق احمد نظامی، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ص ۵۸۹
- ۸۴ ڈاکٹر زبیر احمد، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۸
- ۸۵ عبدالقادر سرسوری، فہرست اردو مخطوطات، حیدرآباد دکن، ۱۹۲۹ء، ص ۲۲، ۲۰، ۲۳
- ۸۶ قاضی امین، انجمن ترقی اردو، پاکستان، کراچی، ۱۹۶۱ء۔
- ۸۷ تفصیلات کے لیے راقم کے ایم فل کا مقالہ بعنوان *A study of Fiqh literature in India since 1857* کا دوسرا باب ملاحظہ ہو۔
- ۸۸ مولانا عبدالصمد رحمانی تاریخ المارت شرعیہ، پٹنہ ۱۹۷۳ء۔

اسلامی معاشرت پر مولانا سید جلال الدین عمری کی ایک قیمتی اور ایک کتاب

مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں

صفحات: ۶۰ قیمت: ۸ روپے

اس واقع کتاب کا انگریزی ترجمہ

MUSLIM WOMEN: ROLE AND RESPONSIBILITIES

کے نام سے شائع ہوا ہے۔ انگریزی جانتے والے قارئین کے لیے ایک تحفہ: صفحات: ۶۰ قیمت: ۲۰ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دو درہ بلوہ علی گڑھ۔ ۲۰۲۰۲